

## 336588-کاہنوں اور نجومیوں کی کتابیں اور تحریریں پڑھنے کا حکم

سوال

میں نے ایک پرانے ویڈیو کلپ پر 2020 عیسوی میں ہونے والے معاملات کے متعلق کسی کاہنے کا تبصرہ پڑھا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ اس نے سچ بولا تھا یا نہیں، تو کیا میری 40 دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی؟

جواب کا خلاصہ

نجومیوں سے سوال پوچھنا بھی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص کسی نجومی کے پاس آ کر اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو اس کی پایس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی۔) مسلم: (2230) یہ وعیداً یہے شخص کے بارے میں ہے جو پوچھنے کے بعد اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا، لیکن جو شخص اس کی بات کی تصدیق بھی کر دے تو معاملہ انتہائی سُگین ہو جاتا ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص حافظہ عورت سے ہمسُتری کرے یا اپنی بیوی کی پچھلی شرمنگاہ میں جماعت کرے، یا کسی کاہن کی کھی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کے ساتھ کفر کیا۔) کاہنوں اور نجومیوں کی تحریریں پڑھنا حرام ہے، یہ بھی ان سے سوال کرنے سے ممتاز عمل ہے۔  
چنانچہ اگر آپ نے جان بوجہ کران کی تحریر پڑھی ہے تو پھر آپ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عمل کی معافی مانگیں اور استغفار کریں، آئندہ ایسا عمل کرنے کی جمارت مت کریں۔

پسندیدہ جواب

### TableOfContents

- نجومیوں سے کوئی بھی بات پوچھنے کی اجازت نہیں ہے چاہے آپ ان کی تصدیق نہ بھی کریں۔
- کاہنوں اور نجومیوں کی تحریریں پڑھنا حرام ہے۔

نجومیوں سے کوئی بھی بات پوچھنے کی اجازت نہیں ہے چاہے آپ ان کی تصدیق نہ بھی کریں۔

نجومیوں سے سوال پوچھنے کی اجازت نہیں ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص کسی نجومی کے پاس آ کر اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی۔) مسلم: (2230)

یہ وعیداً یہے شخص کے بارے میں ہے جو پوچھنے کے بعد ان کی تصدیق نہیں کرتا، لیکن جو شخص اس کی بات کی تصدیق بھی کر دے تو معاملہ انتہائی سُگین ہو جاتا ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص حافظہ عورت سے ہمسُتری کرے یا اپنی بیوی کی پچھلی شرمنگاہ میں جماعت کرے، یا کسی کاہن کی کھی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کے ساتھ کفر کیا۔) مسند احمد: (9779)، ابو داود: (3904)، ترمذی: (135) اور ابن ماجہ: (639) نے اسے روایت کیا ہے، نیز البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

کا ہنوف اور نجومیوں کی تحریریں پڑھنا حرام ہے۔

کا ہنوف اور نجومیوں کی تحریریں پڑھنا حرام ہے، یہ بھی ان سے سوال کرنے کے قریب ہی ہے۔

جیسے کہ "کشف القناع" (434/1) میں ہے کہ :

"اہل کتاب کی کتب پڑھنا جائز نہیں ہے، امام احمد نے صراحت کے ساتھ یہ موقف ذکر کیا ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سیدنا عمر کے پاس تورات کا ایک صحیح دیکھا تو غصب ناک ہو کر فرمایا : (ابن خطاب ! کیا تمیں میرے بارے میں شک ہے ؟) الحدیث۔ اسی طرح بدعتی لوگوں کی کتابوں سمیت ایسی کتابوں کو پڑھنا بھی جائز نہیں ہے جن میں کچی اور بھوٹی ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں، نہیں ان کتب کو آگے بیان کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اس سے عقائد میں خرابیاں پیدا ہوں گی۔" ختم شد

پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر : (34/3) پر حرام علوم کے بیان میں لکھا ہے کہ : "حرام علوم جیسے کہ : علم الكلام، فلسفہ، شعبدہ بازی، علم النجوم، قسمت کا حال معلوم کرنے میں معاون علوم، ... جادو اور طسمات کا علم جو کہ غیر عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی کے علاوہ زبان میں اس کا معنی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ جیسے کہ اس کی تفصیل ارتاداد کے بیان میں آئے گی۔ ... اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ کسی آدمی کے نام اور اس کی والدہ کے نام سے حساب لگانا، علم انجمن، تاروں اور برجوں کے ذریعے کسی کی غربت، یا امیری کا حساب لگانا، اسی طرح فکلی دلائل کے ذریعے سفلی حالات کشید کرنا وغیرہ بھی حرام ہے۔" ختم شد

اسی طرح دامنی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ : (1/203) میں ہے :

"سوال : اخبارات اور جرائد میں موجود برجوں کے ذریعے بیان کیے گئے قسمت کے حالات پر یقین رکھنے اور انہیں پڑھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟  
جواب : خوش قسمتی اور بد قسمتی کو برجوں سے منسلک کرنا ناقیم محسوسیوں، لا دین فلسفیوں اور دیگر کافروں مشرکین کا طریقہ ہے۔ قسمت کے احوال جاننے کا دعویٰ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فیضوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے؛ اور یہی مخالفت شرک عظیم ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ یہ دعویٰ ذاتی طور پر دجل، جھوٹ اور لوگوں کو فریب دینے کے مترادف ہے، لوگ ایسے دعووں کے ذریعے حرام کہاتے ہیں اور ان کے عقائد بھی خراب کرتے ہیں۔

اس بنابر قسمت کا حال بتلانے کے لیے برجوں سے متعلق معلومات نشر کرنا، ایسی تحریریں پڑھنا، لوگوں میں انہیں پھیلانا سب کام حرام ہیں، اسی طرح ان کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ یہ کفریہ نظریات میں سے ہیں، ان پر یقین رکھنے سے عقیدہ توحید پر منفی اثرات پڑتے ہیں، چنانچہ ایسے نظریات سے خود بھی لازمی طور پر دور ہیں اور دوسروں کو بھی ان سے روکیں، صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کریں۔

بکر ابو زید عبد العزیز آل الشیخ صالح الغوزان عبد اللہ غدیان عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز" ختم شد

چنانچہ اگر آپ نے عمدًا ایسی تحریر پڑھی ہے تو پھر آپ اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگیں اور استغفار کریں، نیز آئندہ ایسا کام مت کریں۔

واللہ اعلم